خلف ساقی کوثر کا محمدؐ کا نواسا ہے

خبر کر جبرئیلؑ آتا تھا وقت وحی جنکے گھر
جلایا ہے وہ خیمہ جس کا قبہ عرش سے برتر
سوا دٹھو نہ سوار اُس گھر کے ساکن آج دربدر
جو پوچھو صاحب خیمہ کو تو کہتے ہیں یون ننگے سر
خلف ساقی کوثر کا محمدؐ کا نواسا ہے

نبی زادون پہ جور ایسا ہوا یہ ہاتھ سے کس کے
جو پوچھو باپ کون انکا گلے مین طوق ہے جسکے
جو دہ سالہ بھی لڑکا ہے غل و زنجیر ہے جسکے
تو بولے وسواس کہتے ہین پدر کو پوچھو ہو اسکے
خلف ساقی کوثر کا محمدؐ کا نواسا ہے

عجب اسلام ہے ان کا عجب ایمان عجب دین ہے
گیا مارا جہان مین سے اُسی تجہیز و تکفین سے
عجب انکا وتیرا ہے عجائب رسم و آئین ہے
زمین جس بے کفن کی خون سے اب تک رنگین ہے
خلف ساقی کوثر کا محمدؐ کا نواسا ہے

ہوے بالفرض ہم کافر تو ہین وہ بدتر از کافر
مثال گوسفند اپنے نبی زادے کا کاٹا سر
نہ جانا جن لعینون نے خدا کو حاضر و ناظر
کسیکے دل مین انمین سے نہ آیا یون کہ یہ آخر
خلف ساقی کوثر کا محمدؐ کا نواسا ہے

غرض اے سودا اب اپنی نگاہ ذنب ہین فتنہ مین
کہا کر مرثیہ حسینؑ کی دائم محبت مین
ہوا افسوس مین وہ بھی جو تھے اورون کی امت مین
شفاعت کو تری یہ کر یقین روز قیامت مین
خلف ساقی کوثر کا محمدؐ کا نواسا ہے

مرثیہ مخمس ترجیع بند

یہ زینب شہ سے کہتی تھی ہمارے بادشا ہو تم
کہا سنکر انھون کے واسطے اب میری جا ہو تم
نہ جاؤ ان کو باقی ماندگان کے آسرا ہو تم
جنھین مرنا تھا سو تو مر چکے جیتے بنا ہو تم
خدا کیواسطے زینب مرا جینا بچا ہو تم

گوارا کسطرح ہو انکو اپنی زندگانی ہم تو
وہ ہو دین قتل جو ہر اک محمدؐ کی نشانی ہو
کہ جب جسکے گھر پہ یون اہل ستم کی تیغ رانی ہو
تمھاری چاہیے تجھپر بھی اب مہربانی ہو
خدا کیواسطے زینب مرا جینا بچا ہو تم

جو میرے ساتھ جیتے جاگتے آئے مدینے سے
سو وے وہ خاک مین محروم ہو پانی کے پینے سے

تڑپتے ہین وہ بالا مین لگا کر جنکو سینے سے
کوئی یہ زندگانی ہے مری حیف ایسے جینے سے
خدا کیواسطے زینب مرا جینا تجا ہو تم

بہنے کیطرف جیتا مین اب کس منھ سے جاؤنگا
تہ تیغ اقربا کروا کے کسکو منھ دکھاؤن گا
جو گذری سر پہ مقتولونکے کس کسکو سناؤن گا
ہے جبتک دم مین دم یہ ہی زبانپر حرف لاؤنگا
خدا کیواسطے زینب مرا جینا تجا ہو تم

نہ بجھین گے یہ کرتب آسمان کی بدخصالی کا
رکھین تھے ملکے سب اہل عرب میرے ذی سرنیکا
وبال اس شکل مین تجھپر ہے رکھنا جسم مین جیکا
لے گر قدرت حق سے تمھین اعجاز عیسیٰ کا
خدا کیواسطے زینب مرا جینا تجا ہو تم

کہون گا قصہ مین عباس کی کیا مارے جانیکا
کرونگا ذکر کیا اطفال کو پانی نہ پانے کا
نہ سمجھے گا کوئی اسکے تئین صدمہ زمانے کا
رکھین سے میرے سر بہتان نبی کو گھر لٹانیکا
خدا کیواسطے زینب مرا جینا تجا ہو تم

بیان کس روسے قاسم کی کرونگا کدخدائیکا
اجل نے سر لیا تیغ آنکے سہرا بندھانیکا
شہادت کو دیا دستور جی شربت پلائی کا
مرے جب اسطرح شادی کو دن فرزند بھائیکا
خدا کیواسطے زینب مرا جینا تجا ہو تم

جگر گوشو کی صورت دیکھتا ہون خون مین ڈوبی
جوانی مین کہون اکبر کی یا اصغر کی محبوبی
دولھن کے منھ سے قاسم کی مجھے ہے سخت محجوبی
کرو انصاف ہے اسطرح کے جینے مین کیا خوبی
خدا کیواسطے زینب مرا جینا تجا ہو تم

مرے ہراک جگر گوشے کا اب تن سے جدا سر ہے
پڑا ہے دست اس جا گر کٹا تو پانو ادھر ہے
کن آنکھون سے مین دیکھون اے بہن جو حال اکبر ہے
مجھے تو موت ایسی زندگی سے دور بہتر ہے
خدا کیواسطے زینب مرا جینا تجا ہو تم

تم اس سے زیادہ مجھسے اب دیکھا نہین جاتا
تمھارا مجکو یہ رنج و تعب دیکھا نہین جاتا
کرے تاراج گھر ہر بے ادب دیکھا نہین جاتا
یہ دکھ اے خواہر عالی النسب دیکھا نہین جاتا
خدا کیواسطے زینب مرا جینا تجا ہو تم

پہونچتے ہین کوئی دم مین لعین خیمہ جلانے کو
پیمبر کا ابھی سب دوڑتے ہین گھر لٹانے کو
نہ چادر چھوڑینگے سر پر تمھارے منھ چھپانیکو
مرے مانع جو ہوتی ہو مگر یہ دن دکھانے کو

خدا کیواسطے زینب مرا جینا نچاہو تم

یقین کر جا لوا ے خواہر یہ انکھین کب ہین اس قابل
تمھین بیٹھا ستر کی پشت پر دیکھین جو بے محمل
پیادہ آگے عابد کو کرین نظارہ ہر منزل
بھلی ہی موت ہی اس سے جو ہون اس غم کے شامل

خدا کیواسطے زینب مرا جینا نچاہو تم

جنھون کے دیکھنے سی ایک پل مجکو نہ تھی سیری
سواس دشت بلا مین ہو گئی وہ خاک کی ڈھیری
مجھے کیا زندگی لازم ہی اب ان کے عمر بہتیری
اگر تم دین و دنیا مین رکھو ہو آبرو میری

خدا کیواسطے زینب مرا جینا نچاہو تم

کرو انصاف ٹک دل مین بھلا کس طرح جیئون مین
برستی دیکھ فرزندون پہ تیغ جور جیئون مین
بلا کے اصغر مرا جب ہو گرد تو غور جیئو نہین
مرے یون سامنے اکبر سا بیٹا اور جیئون مین

خدا کیواسطے زینب مرا جینا نچاہو تم

ضیافت کی عجب گردون نے یان اہل مدینے کی
نہ دی فرصت کسیکو ایکدم پانی کے پینے کی
نچھوڑا انکو بھی تھی عمر جسکی چھ مہینے کی
بھلی تمکو پڑی ہی فکر مجھ کمینے کے جینے کی

خدا کیواسطے زینب مرا جینا نچاہو تم

عداوت ظالمون کو ہی مجھی سے اس گھرانے مین
فقط میرا سبب ہی تم پہ اس آفت کے آنے مین
بلا ہوتی ہی رو سبکی مرے گردن کٹانے مین
گئین ہین اتنی جانین ایک میری جیکے جانے مین

خدا کیواسطے زینب مرا جینا نچاہو تم

جیون ہون جبتلک اہل بیت پر یہ حال ہی طاری
کر انکی بوند بھر پانی کی خاطر چشم ہی جاری
نہ دینگے قطرہ ظالم کیجئے گو منت و زاری
مرے اک مرنے مین ہوتی ہی آسان سبکی دشواری

خدا کیواسطے زینب مرا جینا نچاہو تم

تمھین اپنے عوض عابد سا مین دلبند دیتا ہون
محمد کے جگر کا تمکو اک پیوند دیتا ہون
تمھاری غمگساری کو مین یہ فرزند دیتا ہون
مین اپنے خون ناحق کی تمھین سوگند دیتا ہون

خدا کیواسطے زینب مرا جینا نچاہو تم

مری اب زندگی کا چاہنا غم ہی خدائی سے
نہو بیتاب و طاقت اتنی باہم کی جدائی سے
حذر لازم ہی بندے کو جناب کبریائی سے
جدے اسطرح کتنے ہی ہوئے ہین بہن بھائی سے

خدا کیواسطے زینب مرا جینا نچاہو تم

غرض سن سنکے ان باتوں کو زینب ہاتھ ملتی تھی
دلے یہ شہ کے دل سے موت کی خواہش ابلتی تھی
بسان شمع ماتم غم سے وہ رو رو کے جلتی تھی
کہ انکے ہر بن مو سے صدا یہ ہی نکلتی تھی
خدا کیواسطے زینب مرا جینا بچا ہو تم

کہوں کیا آگے سودا جب یہ باتیں شاہ کرتے تھے
جگر کے ٹکڑے آکر چشم سے بر مین ٹھہرتے تھے
جو سامع وان کھڑے تھے انکے دامن خون سے بھرتے تھے
اجل جنکی نہ تھی سو بھی یہ مصرع سنکے مرتے تھے
خدا کیواسطے زینب مرا جینا بچا ہو تم

مرثیہ مخمس ترجیع بند

کشتہ گردید ز جور فلک بے ادبی
با رفیقان و عزیزان شہادت طلبی
تشنہ لب بر لب دریا شہ عالی نسبی
چہ بگویم تو اے دل کہ ز قوم عربی
بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

کیا بیان تجھسے کرون اب مین اے ہم درد
خویش و فرزند و رفیق اُسکے گئے فرد افرد
جو جگر گوشۂ حیدر پہ ہوا روز نبرد
یاد مین اُنکی یہ کہتا ہون مین بھر بھر دم سرد
بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

شہ بہفتاد و دو تن اور عدو جمع کثیر
دیکھے یون سر کو شہادت کا لیا تاج و سریر
جان شیرین دی سمیت اپنے صغیر اور کبیر
دفتر غم مین یہ تا حشر کرین گے تحریر
بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

مرضی حق سے تو اک دم نہ ہوا وہ باہر
لذت تشنگی تھی اُس کو شراب کوثر
سرفرازی اُسنے سمجھا جو ہوا نیزے پر
جیسا وہ آپ غرض ویسا ہی اُسکا لشکر
بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

بھوک مین اُسکے رفیقون نے تو لوہا چابا
کوئی ایسا نہوا اسنے بجد و آبا
آب شمشیر سے پیاس اپنی کو سب نے دابا
غیر آن شہ جو کہے بیٹی سے مت مر بابا
بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

خواہش حق سے تو منھ پھیرنا تھا اُسنے بعید
باپ کو بیٹے کے مرنے پہ تھی ہر دم تاکید
اک ہوا ایک کی چھاتی پہ قدم رکھکے شہید
غرض ایسی تو زمانے مین نہ دید و نہ شنید